عرس مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہل سنت کے گولڈن جبلی کے حسین موقع پر
دار العلوم ضیائے خواجہ اجمیر شریف مسلمانانِ اہلسنت کو مبارکباد پیش کرتا ہے
الصوارم الہندیۃ
علیٰ
مکر شیاطین الدیوبندیۃ
مع
انشراحِ ہدایت
50
ناصر الاسلام، شیر بیشۂ اہل سنت ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان
حضرت مولانا حافظ و قاری مفتی مناظر شاہ
قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

فتوائے دیگراز بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یانہیں اور مسلمانوں کواس کے احکام کا ماننا اوران پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔بینوا توجروا.

المستفتی۔بوہرہ سیٹھ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ازپادرہ ضلع بڑودہ

الجواب

(۲۴۹) الحمد لله رب المشرقين و المغربين،الذى سل حسام الحرمين على منحر الكفر و المين، و افضل الصلاة و اكمل السلام فى النشأ تين ، على حبيبه المزين بكل زين ، و المنزه من كل عيب و شين ، سيدالكونين،و جدالحسنين ، نبى القلبتين، وسيلتنا الى الله تعالىٰ فى الدارين،سيدنا و مولانا محمد و اله وصحبه و ابنه و حزبه اجمعين فى الملوين،امين يا خالق الكونين ـ

امابعد! کتاب برکت مآب،کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست وصحیح،بجا اور حق واجب العمل ،واجب الاعتقاد،واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین شریف کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لئے سچی کسوٹی اور صحیح میعار ہے۔اگراس کے تمام احکام کو بکشادہ پیشانی حق مان کران کے حضور سر تسلیم خم کردے معلوم ہوجائے گا کہ سچاسنی مسلمان ایماندار ہے۔اوراگر جان بوجھ کرانکار کیاتو کھل جائے گا کہ گمراہ ،بدمذہب ،مکار ہے۔حسام الحرمین ایماں وسنت کاایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے۔جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو،جس کی بہار چمنِ طیبہ کی بہار ہے حسام الحرمین جلوۂ باطنه فيه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب کا آئینہ دار ہے کہ اہلسنّت کے لئے نمونۂ جنات تجرى من تحتها الانهار ہےاور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہرِ پروردگار ہے۔ دینداروں کے لئےنور،بےدینوں کے لئے نار ہے۔مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول اور بےایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔حسام الحرمین دین وسنت کی سپراوردشمنان دین کے سروں پر شمشیرِ برق بار ہے۔پاک خدا کے پاک گھر کعبۂ معظّمہ کی برہنہ تلوار ہے

۔پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینۂ طیبہ کی تیغ آبدار ہے۔محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینۂ منورہ کا نیزۂ کافرشکار ہےالٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکۂ معظّمہ کا خنجر خونخوار ہے کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا وار پروار ہے۔بےدینوں کوچارہ جوئی کا کہاں وار ہے۔حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے کہ خداورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین وگستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے۔ جسکا ہروار وار سے پار ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے۔ حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان،میدانِ حمایتِ اسلام کا یکہ تاز شہسوار ہے۔جوعلمائے کرام کی آنکھوں کا تارا،مفتیانِ عظام کے سروں کا تاج،امتِ مصطفیٰ کا پاسبان،حامیانِ ملت کا سردار ہے۔جس کی بلندیِ جلالت ورفعتِ وجاہت علمائے حرمین کے فرمان شهد له علماء البلدِالحرامِ انه السيد الفردُ الامامُ سے روشن وآشکار ہے۔جودینِ پاک کا مجدد،ملتِ طاہرہ کا مؤید،علمائے اہلسنت کا امام اور پیشوائے نامدار ہے۔سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کازندہ کرنے والا دشمنان مذہب اہلسنت کوخاک وخون میں لٹانے والا کفر وشرک کومٹانے والا حمایت شریعت وطریقت کا علمبردار ہے۔اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہرایک ساکن بلد اللہ الحرام یا مجاور آستانۂ سرکار ابدقرار ہے جوشخص جان بوجھ کراسے نہ مانے وہ کافر مرتد عذابِ نار کا سزاوار ہے۔ مستحق غضبِ جبار ہے لائقِ لعنتِ حضرتِ کردگار ہے۔موردِ قہرِ قہار ہے۔اوراس پرخدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔کیونکہ اس نے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت وجلالت ووجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کوکفر نہ مانا اور یہ ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وگستاخی کرنے والا کافر ہے اسی طرح جوشخص اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کوکفر نہ جانے وہ بھی اسلام سے خارج اورمرتد خاسر ہے۔بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق وصحیح ہیں اوران کو ماننے والے،ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے سچے پکے سنی مسلمان سعید وصحیح ہیں اور بیشک قادیانی نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی ،تھانوی اپنے ان کفریاتِ واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جواصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارا تہا منقول ہیں جن میں

کوئی ایسی تاویل وتوجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر وارتداد سے بچا سکے قطعاً یقیناً کافر مرتد لائق تذلیل وتوہین وواجب التفضیح ہیں۔ اور بیشک جو لوگ ان کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں...... یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام داخل کفر قبیح ہیں۔ اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور ان پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ هذا ما اقول وافوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد و بالله التوفیق وعلیه الاعتماد والله تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔ الفقیر ابو الفتح عبید الرضا

کتبه محمد المدعو بحشمت علی القادری الرضوی اللکنوی غفرله ولابویه واخویه وجمیع اهل السنة والجماعة ربه المولیٰ العزیز القوی آمین۔

فتوائے علمائے سندھ

بسم الله الرحمن الرحیم۔
نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہلسنّت ومفتیان دین وملت کثر الله تعالیٰ امداد هم و کسر اضداد هم دریں مسائل کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کرد و حضرت سیدنا عیسیٰ علیه الصلاة والسلام را سخت ناپاک دشنامہا داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتا کردہ شد کہ:

"دو شخص در کذب باری گفتگو مے کردند برائے طرفداری یکے شخصِ ثالث گفت کہ من کے گفتہ ام کہ من قائلِ وقوعِ کذبِ باری نیستم۔ ایں قائل مسلمان ست یا کافر، بدعتی ضال ست یا منجملۂ اہلسنت باوجودیکہ قبول کرد وقوعِ کذب باری را"

مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ داد کہ

"اگرچہ شخصِ ثالث در تاویلِ آیات خطا کرد۔ مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت۔ زیرا کہ وقوع خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند۔ خلف وعید خاص ست وکذب عام ست۔ زیرا کہ قول خلافِ واقع را کذب میگویند پس آن قول خلافِ واقع گاہے وعید می باشد گاہے وعدہ گاہے خبر، وایں ہمہ انواعِ کذب ست ووجودِ نوع وجودِ جنس را مستلزم ست۔ لہٰذا معنۂ وقوع کذب (از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد۔ پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کلمۂ سخت نباید گفت کہ دریں تکفیرِ علمائے سلف لازم می آید۔ حنفی را بر شافعی وشافعی را بر حنفی بوجہِ قوت دلیل خود طعن وتضلیل کردن نمی رسد۔ ایں ثالث را از تضلیل وتفسیق مامون باید کرد۔"

مولوی قاسم نانوتوی در کتابِ خود مسمیٰ بہ "تحذیر الناس" بر صفحۂ سوم نوشت

"در خیال عوام خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانۂ آنحضرت بعد زمانہ انبیاءِ پیشین ست وآنحضرت آخر الانبیاء ہست۔ مگر بر اہل فہم روشن باشد کہ در تقدم یا تاخرِ زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست۔ پس در مقامِ مدح ولکن رسول الله وخاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد۔ آرے اگر ایں وصف را از اوصافِ مدح نشمارند وایں مقام را مقامِ مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست میتواند بود۔ مگر من میدانم کہ کسے را از اہلِ اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود۔"